بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ — ۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ — ۱۰ ہجرت ۱۳۴۹ ہش — ۱۰ مئی ۱۹۷۰ء — نمبر ۱۰۷

اسلام کی رُو سے علمی ترقی کی جدّوجہد میں دُعا کو بنیادی اہمیّت حاصل ہے

بڑی بڑی علمی گتھیاں اور لاینحل عقدے ہمیشہ دُعا کے ذریعہ ہی حل ہوتے ہیں

خدا پر ایمان نہ رکھنے والے سائنسدانوں کو بھی غیر شعوری طور پر غیب سے رہنمائی کا طالب ہونا پڑتا ہے

اباداآن میں دانشوروں اور اہلِ علم حضرات سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳۔ اپریل ۱۹۷۰ء کو نائیجیریا کے شہر اباداآن میں انگریزی زبان میں ایک نہایت ہی پُر معارف اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرماتے ہوئے اِس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ اسلام نے علم حاصل کرنے اور اس میں ترقی کرتے چلے جانے کی مساعی کو بار آور اور مثمر ثمرات بنانے کے ایک خاص طریق کی نشان دہی فرمائی ہے اور وہ ہے سرچشمۂ علوم یعنی خدائے حیّ و قیوم کے حضور مسلسل دعا کے ذریعہ استمداد و استعانت کا انتہائی بابرکت طریق۔ حضور نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ ہمیشہ ہی شعوری یا غیر شعوری دعا کے ذریعہ علمی اشکال حل ہوتے اور علمی گتھیاں سلجھتی ہیں اور یہ کہ دعا کے نتیجہ میں ہی ترقیٔ علوم کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ اباداآن یونیورسٹی کے طلباء کو توجہ دلائی کہ وہ خود اِس راہ میں قدم رکھ کر اور باقاعدہ تجربہ کر کے دیکھیں اور اطمینان حاصل کریں کہ علمی مساعی کو بار آور اور مثمر ثمرات بنانے کے سلسلہ میں اسلام نے جو طریق پیش کیا ہے وہ تمام دوسرے طریقوں سے افضل ہوتے ہوئے بہترین طریق ہے یا نہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ ٹھوس پُر مغز اور نہایت درجہ بصیرت افروز لیکچر اباداان کے ماپو ہال (MAPO HALL) میں ہوا۔ اس موقع پر ملک کے نامور دانشور، اباداان یونیورسٹی کے اساتذہ و طلباء اور دیگر اہلِ علم حضرات بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کا لیکچر بہت دلچسپی، توجہ اور انہماک سے سُنا اور وہ سب تحصیلِ علم کے سلسلہ میں اسلامی تعلیم کی فضیلت اور امتیازی خصوصیات پر مشتمل حضور کے بیش قیمت ارشادات سے مستفیض ہوئے۔

اپنے خطاب کے آغاز میں حضور نے ایک عظیم سرزمین کے عظیم فرزندوں سے ملنے اور ان سے باتیں کرنے کا موقع میسّر آنے پر خوشی اور مسرّت کا اظہار فرمایا۔ حضور نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے آپ لوگوں کا مستقبل بہت زیادہ روشن اور درخشندہ نظر آ رہا ہے۔ مَیں محسوس کرتا ہوں کہ افریقہ میں بادِ صبا کے مانند ایک عجب خوشگوار ہوا چلنی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہوا ایک نئی تبدیلی کے آثار سے اور نئی امیدوں اور امنگوں سے بھرپور و معمور ہے۔ یہ اہلِ افریقہ کو ایک نئی بیداری اور نئے حوصلوں سے ہمکنار کرنے والی ہے اور ایسے نئے شواہد کی آئینہ دار ہے کہ جن سے اہلِ افریقہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے خوش آئند مقدرات کی نشان دہی ہوتی ہے۔

اس کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ علمی ترقی کی جدّوجہد کس درجہ اہم ہے اور اِس جدّوجہد کو کامیابی سے جاری رکھنے اور اسے مثمر ثمرات بنانے کا اسلامی طریق کیا ہے۔ حضور نے فرمایا اس میں شک نہیں علمی میدان میں ترقی کرنے اور کرتے چلے جانے کے لئے جدّوجہد کرنا دنیا بھر کے نوجوانوں کا خصوصی حق ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ سچائی یا صداقت ہی علم کا نچوڑ ہوتی ہے نیز اسے حقائق کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کی تلاش میں کوشاں رہنے اور کامیابی سے ہمکنار ہونے اور درجہ بدرجہ ہوتے چلے جانے کے لئے اسلام نے ایک خاص طریق تجویز کیا ہے۔ مَیں آپ کو اِس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اِس طریق کو اپنائیں اور پھر تجربہ کر کے دیکھیں کہ علمی جدوجہد کے بار آور ہونے کے لحاظ سے یہ بہترین طریق ہے یا نہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۹ ہجرت۔ کل مسجد مبارک میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں سورہ آل عمران کی آیات ۱۳۱ تا ۱۳۷ کی تفسیر بیان کر کے استغفار کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ ایمان سے عمل کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ ایمان پختہ ہو اتنی ہی زیادہ عمل کی توفیق انسان کو ملتی چلی جاتی ہے۔ لیکن انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ نجات محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ اعمال کو مثمر ثمرات بنانے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بکثرت استغفار کرتا رہے اس کے نتیجہ میں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ پچھلے گناہوں یا اعمال میں رہ جانے والی کمزوریوں کو مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے اور دوسری طرف انسان کو ان کمزوریوں اور خطاؤں سے بھی محفوظ کر دیتا ہے جو بشری تقاضا کے ماتحت آئندہ سرزد ہو سکتی ہوں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ تمام اذکار میں سے استغفار کا ورد سب سے مقدم ہے۔ آپ نے احباب کو استغفار کا ورد کرنے میں مداومت اختیار کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔

● کراچی (بذریعہ ڈاک) مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ٹانگ کا زخم مندمل ہونے اور بیس بائیس روز ہلکی ورزش کی مشق کرانے کے بعد ٹانگ کا ماپ لیا گیا ہے تاکہ پلاسٹک کی مصنوعی ٹانگ لگائی جا سکے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ شافیٔ مطلق انہیں اپنے دستِ شفاء سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

برادرم محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ کی صحت کے متعلق
تازہ اطلاع

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

ربوہ ۹ ہجرت۔ گزشتہ رات دس بجے برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دریافت کرنے پر بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ غذا کی نالی جو پہلے بند ہو گئی تھی اور جس کی وجہ سے بہت تشویش تھی کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھلنی شروع ہو گئی ہے اس لئے ڈاکٹروں نے کل آپریشن نہیں کیا۔ ہرچند کہ غذا ابھی منہ کے ذریعہ نہیں دی جا رہی تاہم غذا کی نالی میں اصلاح کی صورت پیدا ہونے کے بعد سے طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے البتہ کمزوری اور دیگر عوارض اسی طرح ہیں۔ جملہ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافیٔ مطلق اپنے دستِ شفاء سے برادرم مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۴۹ھش

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ عَرَفَ رَبَّہٗ

(۳)

اس عرفان سے ہم کو یہ عرفان حاصل ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی جو اتنی شاندار ہے کہ کبھی فرعون و نمرود کی صورت میں نمودار ہوتی ہے اور کبھی موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیمؑ بن جاتی ہے۔ اس زندگی کی برات ہے کیا محض ایک نفس۔

کیا یہ بات ہم کو اشارہ نہیں کر رہی کہ ہمیں اپنی عقل اور ذہن پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم کو ان سے کام نہیں لینا چاہیئے یہ تو کفرانِ نعمت ہے۔ البتہ ہم کو سوچنا چاہیئے کہ ہماری ہستی ایک ایسی ذات کی مرہون ہے جو بظاہر آنکھوں سے ہمیں نظر نہیں آتی لیکن جو نہ صرف ہماری زندگی بلکہ تمام کائنات پر چھائی ہوئی ہے اور حقیقی زندگی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب اس ہستی کا عرفان ہو یعنی من عرف نفسہٗ عرف ربہٗ کی حالت ہو۔ اس لئے چاہیئے کہ ہم اس کے سامنے اپنا سَر جُھکا دیں اور اپنی زندگی میں اس سے استمداد کریں اور ہر وقت دعا کرتے رہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر خداتعالیٰ کا ذرہ ذرہ پر تصرف تام اور اقتدار نہ ہو تو وہ خدا ہی کیا ہوا اور دعا کی قبولیت کی اس سے کیا امید ہوسکتی ہے؟ اور حقیقت یہی ہے کہ وہ ہوا کو جدھر چاہے اور جب چاہے چلا سکتا ہے اور جب ارادہ کرے بند کر سکتا ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں پانی اور پانیوں کے سمندر ہیں جب چاہے جوش زن کر دے اور جب چاہے ساکن کر دے وہ ذرہ ذرہ پر قادر اور مقتدر خدا ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ جنہوں نے دعا سے انکار ہی کر دیا ہے ان کو بھی یہی مشکلات پیش آئے ہیں کہ انہوں نے خدا کو ہر ذرّہ پر قادر مطلق نہ جانا اور اکثر واقعات کو اتفاقی مانا۔ اتفاق کچھ بھی نہیں۔ بلکہ جو ہوتا ہے اور اگر پتّہ بھی درخت سے گرتا ہے تو وہ بھی خداتعالےٰ کے ارادے اور حکمت سے گرتا ہے اور یہ سب ملائکہ ہیں کہ خداتعالیٰ کے حکم کے اشارے سے کام کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں جو خداتعالےٰ کے سچے فرمانبردار اور اسی کی رضا کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جو خدا کا بن جاتا ہے اُسے خداتعالےٰ سب کچھ عطا کرتا ہے

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ۔ پھر ایسے مرتبے کے بعد انسان کو وہ رعیّت ملتی ہے کہ باغی نہیں ہوتی۔ دنیوی بادشاہوں کی رعیّت تو باغی بھی ہو جاتی ہے مگر ملائکہ کی رعیّت ایک ایسی رعیّت ہے کہ وہ باغی نہیں ہوتی۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۴ صفحہ ۲ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفرِ مغربی افریقہ

عاشقانِ دور اور مہجور کی آہِ رسا
پا گئی فضلِ خدا سے آج اپنا مدعا

یعنی خود میخانہ پہنچا اُڑ کے میخواروں کے پاس
پی رہے ہیں جامِ اُلفت عاشقانِ باصفا

کشتگانِ ظلم کو تُونے، مسیحا کے پروز
زندگی دی 'قُم باذن اللّٰہ' کہہ کر۔ مرحبا

برِّ اعظم پہلے جو تاریک تھا روشن ہوا
کی ضیا پاشی نئے انداز سے اے مرتقا

"جان و مال و آبرو" لے کر خدا کی راہ میں
دیکھ امامِ وقت۔ حاضر ہو گئے اہلِ وفا

والہانہ، عاشقانہ، مومنانہ شان سے
تجھ پہ پروانے فدا ہونے لگے۔ شمعِ ہدیٰ

"وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے"
دے رہے ہیں 'ناصرِ دینِ محمدؐ' برملا

چرخِ افریقہ پہ گاتے ہیں ملائک آجکل
"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

شاکرہ (اہلیہ لطیف الرحمٰن صاحب۔ دھرمپورہ۔ لاہور)

گھر بیٹھے دُنیا کی سَیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

قرآنِ مجید کے فضائل و امتیازات

(از مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے جس قدر کتابیں شریعتیں اور ہدایتیں نازل فرمائی ہیں وہ سب قابلِ صد احترام ہیں اور ہمارا ان پر ایمان ہے کہ وہ سب رب العٰلمین خدا کی طرف سے ہیں مگر اس کے ساتھ ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ ان تمام مقدس کتابوں میں سے سب سے بڑھ کر اور اعلیٰ و افضل و اکمل کتاب قرآنِ مجید ہے۔ اور ہمارا یہ ایمان اور یہ بیان کسی مقدس کتاب کی تحقیر اور اسکے مقام کو گرانے کے لئے نہیں بلکہ الٰہی ارشاد

انّ ھٰذا القراٰن یھدی
للّتی ھی اقوم

کے عین مطابق حقیقت کا اظہار ہے۔

قرآنِ کریم کے عاشقوں کے سردار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے جو فضائل اور امتیازات بیان فرمائے ہیں ان میں سے چندایک کا اِس وقت ذکر کیا جاتا ہے۔ مگر اِس سے قبل اِس بات کا بیان کرنا ضروری ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل ہمارے آقا سرور دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر یہ پیشگوئی فرمائی تھی

لوکان الایمان معلّقًا
بالثریّا لنالہٗ رجلٌ
اورجالٌ من ابناء فارس

یعنی آخری زمانہ میں جب ایمان ثریا ستارے پر جاچکا ہوگا تو ابناء فارس میں سے ایک عظیم الشان فرد یا چند افراد اُس ایمان کو دوبارہ دلوں میں قائم کردیں گے۔ اِس پیشگوئی میں الایمان سے مراد ایمان بالقراٰن ہے۔ اِس پیشگوئی کے عین مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت ہزاروں افراد ارتداد کی راہ اختیار کی مخالفین اسلام ہندو، عیسائی اور دیگر مذاہب والے اور فلسفی قرآن کریم پر اِس شدت سے اعتراض کررہے تھے کہ اکابر مسلمان مخالفینِ اسلام کے جواب میں معذرت کا انداز اختیار کررہے تھے۔ اس زمانہ میں قرآنِ کریم کے متعلق یہ سمجھا جانے لگا تھا کہ یہ کتاب نعوذ باللہ اس زمانہ کے لئے نہیں ہے جبکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بے انتہا ترقی ہوچکی ہے۔ ایسے حالات میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے آکر قرآن کریم پر کئے گئے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے اور قرآنِ کریم کے فضائل و امتیازات سینکڑوں کی تعداد میں بیان فرمائے۔

حضور علیہ السلام نے نہ صرف عیسائیوں کو مخاطب کیا بلکہ ہندوؤں، یہودیوں دنیا کے تمام مذاہب والوں اور فلسفیوں کو بھی مقابلے کا چیلنج دیا کہ جس قدر خوبیاں مَیں اپنی کتاب براہین احمدیہ میں قرآن کریم اور سید الانام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش کروں اتنی خوبیاں یا اس سے نصف خوبیاں یا اس سے تیسرا حصّہ یا چوتھا حصّہ حتیٰ کہ پانچواں حصّہ خوبیوں کا اگر کوئی اپنی کتاب اور اپنے رسول میں پیش کرکے دکھا دے تو مَیں اپنی ساری جائداد (جس کی قیمت اس وقت دس ہزار تھی آج کروڑوں روپیہ ہے) اس شخص کو بطور انعام دیدوں گا۔ حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی مذہب یا رسول یا کتاب کا قائل نہیں تو وہ میری پیشکردہ خوبیوں اور دلائل کو توڑ کر دکھائے۔ اگر سارے دلائل کو توڑ نہ سکے تو نصف یا تیسرا یا چوتھا حصّہ حتیٰ کہ پانچواں حصّہ دلائل کا بھی ردّ کرسکے تو اسے بھی مَیں دس ہزار روپیہ انعام دوں گا ـــ!! حضور علیہ السلام کے اس چیلنج پر کسی مذہب والے کو یہ ہمّت نہ ہوئی کہ وہ قرآنِ کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں پیش کردہ خوبیوں اور فضائل کے مقابلے میں اپنی کتاب اور اپنے رسول کی خوبیاں بیان کرسکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ابناء فارس میں سے صرف "رجلٌ" کا ذکر نہیں بلکہ "رجالٌ" کا بھی ہے اِس کا ظہور بھی احباب کے سامنے ہے کہ کس طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد باسعادت میں تفسیر کبیر دیگر تصانیف اور تقاریر کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ اور اس کا شرف لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اب حضرت نافلہ موعود کے مبارک دَور میں بھی قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا جارہا ہے اِس غرض کے لئے الگ نظارت حضور انور کی خصوصی نگرانی میں قائم کی گئی ہے۔ قرآنِ مجید کے فضائل اور امتیازات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند ایک مشتے از خروارے کے طور پر بیان کرتا ہوں۔

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآنِ مجید کی پہلی فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کے س تک سارے کا سارا قرآنِ مجید خدا تعالےٰ کا کلام ہے اس میں انسان کا ایک شعشہ یا ایک نقطہ تک دخل نہیں۔ یہ خوبی صرف قرآنِ کریم میں پائی جاتی ہے۔ قرآنِ کریم کے علاوہ جتنی بھی مقدس کتابیں انجیل تورات۔ وید۔ ژندا وستا وغیرہا پائی جاتی ہیں ان میں بے شک کہیں کہیں خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے مگر شروع سے لے کر آخر تک سارے کا سارا وہ خدا تعالیٰ کے کلام ہرگز نہیں۔

بعض حواریوں نے اور بعض جو حواری بھی نہیں انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں اپنی یادداشت اور علم کی بناء پر حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعات کو تاریخی لحاظ سے درج کرنے کی کوشش کی ہے اگرچہ وہ کوشش بھی درست اور اصل واقعات کے مطابق نہیں۔ انجیل کے علاوہ جس قدر بھی مقدس کتابیں پائی جاتی ہیں خود ان کے ماننے والے بھی اِس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں وہ کتابیں تمام کی تمام خدا تعالےٰ کا کلام نہیں۔ دنیا کی تمام مقدس کتابوں میں سے صرف اور صرف قرآن کریم ہی کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ یہ تمام کا تمام شروع سے آخر تک خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ عشاق قرآن کے سردار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآنِ کریم کی اِس خوبی کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"قرآنِ کریم وہ یقینی اور قطعی کلامِ الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نکتہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں۔"

(ازالہ اوہام صـ۵۲۸)

(۲)

قرآنِ کریم کی دوسری فضیلت اور امتیازی خوبی سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ دنیا کی تمام مقدس کتابوں میں سے صرف قرآنِ کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس میں اس کے منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ ہے اور ساتھ دلیل بھی۔ نہ صرف یہی بلکہ تمام دعاوی جو قرآنِ کریم کرتا ہے ان کے دلائل بھی خود ہی دیتا ہے۔ دلائل کے پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کو کسی وکیل کی ضرورت نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی اِس فضیلت کو باربار پیش کیا اور مخالف کو باربار چیلنج کیا کہ وہ اپنی کتاب سے اس کے منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ اور اس کی دلیل نکال کر دکھائیں مگر عبداللہ آتھم حضورؑ کے اِس چیلنج کو اخیر مناظرہ تک قبول نہ کرسکا کیونکہ انجیل میں ہرگز یہ خوبی نہیں پائی جاتی۔ یہ خوبی صرف اور صرف قرآنِ کریم میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی سچی کتاب کی یہ ضروری علامت اور شرط ہے کہ وہ دعویٰ بھی آپ کرے اور اس دعویٰ کی دلیل بھی آپ بیان فرمادے۔"

(جنگِ مقدس صـ۲۷)

ایک اور جگہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک منصف جانتا ہے کہ ایسا تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ مدعی سست اور گواہ چست خاص کر اللہ جلّ شانہٗ جو قوی اور قادر اور نہایت درجہ کے علوم وسیع رکھتا ہے جس کتاب کو ہم اس کی طرف منسوب کریں وہ کتاب اپنی ذات کی آپ قیوم چاہیئے۔۔۔۔۔۔ اگر وہ کسی دوسرے کے سہارے کی اپنے دعویٰ میں اور اثباتِ دعویٰ میں محتاج ہے تو وہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہوسکتا۔"

(جنگِ مقدس صـ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیسری عظیم فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ کی ذات پر کوئی الزام نہیں لگاتی اور صرف یہی کتاب خدا تعالےٰ کو تمام صفاتِ حسنہ سے متصف کرتی ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ جس قدر کتابیں پائی جاتی ہیں ان میں خدا تعالیٰ کی ذات کو اس رنگ میں پیش نہیں کیا گیا کہ وہ جامع جمیع کمالاتِ حسنہ ہو۔ چنانچہ بائیبل میں خدا تعالےٰ کی ذات کے متعلق یہ لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ نے "دنیا کو پیدا کرکے ساتویں دن آرام کیا" (پیدائش ۲-۲) احباب جانتے ہیں کہ آرام وہی کرتا ہے جو تھک جائے۔ خدا تعالےٰ کے متعلق ایسا تصوّر اس کی صفاتِ حسنہ کے خلاف ہے پھر یہی نہیں بلکہ خدا کی ذات کے متعلق بائیبل میں یہ بھی لکھا ہے:۔

"تب خداوند انسان کو پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا"

یہ وہ تصوّر ہے جو خدا کی ذات کے متعلق بائیبل پیش کرتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں قرآن کریم اس الزام کی تردید کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی عالی شان کو بیان کرتے ہوئے کس قدر خوبصورتی سے بیان فرماتا ہے:۔

ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما وما مسّنا من لغوب۔
(سورہ ق رکوع ۳)

یعنی ہم نے ہی آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے پیدا کیا اور ان کی پیدائش میں ہمیں کوئی تھکان محسوس نہیں ہوئی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی اس خوبی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِس زمانہ میں بجز قرآن شریف کے کوئی ایسی کتاب جو الہامی سمجھی جاتی ہو صفحۂ زمین پر پائی نہیں جاتی جو خدا تعالیٰ کو تمام صفاتِ کاملہ سے متصف اور تمام عیوب اور تمام نقصانوں سے پاک سمجھتی ہو"
(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰)

خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہندوؤں کے غلط خیالات کی تردید کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہیں کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو کہ نہ وہ روحوں کا مالک ہے، نہ ذرات کا مالک ہے، نہ ان کو نجات دے سکتا ہے، نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے۔ بلکہ ہم قرآن شریف کی رو سے اُس خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے، ہمارا مالک ہے، ہمارا رازق ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، مالکِ یوم الدّین ہے مومنوں کے واسطے یہ شکر کا مقام ہے کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کی صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔"
(الحکم ۱۰ ؍جنوری ۱۹۰۳ء)

(۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کی چوتھی فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآن کریم کی یہ فضیلت اور خوبی اس قدر ظاہر و باہر ہے کہ اَور تو اَور خود ایک یہودی نے حضرت عمرؓ کے سامنے اس بات کا اقرار کیا کہ آپ کو تو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی عطا کی گئی ہے اور تمام تر ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے کامل ترین احکامات آپکو عطا کئے اور بالآخر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔ یہ بیان کرکے وہ یہودی کہتا ہے کہ "اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو جس روز یہ آیت نازل ہوتی ہم اس روز عید مناتے"۔ انسان کی انفرادی زندگی، اجتماعی زندگی، اقتصادی، سیاسی، اخلاقی، دنیوی اور روحانی غرضیکہ جتنی بھی ضرورتیں ہو سکتی ہیں تمام ضرورتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں قرآن کریم میں کامل ہدایات دی ہیں۔ یہ محض دعویٰ ہی نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کا اقرار دشمنوں تک نے بھی کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی اس فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن کریم کی عظمت ثابت ہوتی ہے کہ انسان کی کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کا پہلے ہی اس نے قانون نہ بنا دیا ہو"
(الحکم ۲۸؍ فروری ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ ہو خواہ اخلاقی حصہ ہو، خواہ تدبیرِ منزل اور سیاست مدنی کا حصہ ہو اور خواہ اعمالِ صالحہ کی تقسیم کا ہو قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ خوبی اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے"۔
(پیغام صلح صفحہ ۶۲)

(۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن کریم کی پانچویں فضیلت اور امتیازی خوبی یہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن کریم غیر محدود معارف اور دقائق اپنے اندر رکھتا ہے۔ حضورؑ قرآن کریم کی اس خوبی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فقط فصاحت و بلاغت ایسا امر نہیں جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو کھُلا کھُلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف اور دقائق اپنے اندر رکھتا ہے"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۷)

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف اور حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اَور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف کے عجائبات ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائبات و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو"
(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۹)

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"میرا دعویٰ ہے کہ تمام صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اگر کوئی مدعی ایسی صداقت پیش کرے کہ قرآن میں نہیں تو میں اسے نکال کر دکھانے کو تیار ہوں"
(الحکم ۱۰ ؍جنوری ۱۸۹۹ء)

(باقی)

فرمانِ خداوندی

بدظنّی سے بچو

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے:۔

یاَیّھا الّذین اٰمنوا اجتنبوا کثیراً من الظنّ انّ بعض الظنّ اثمٌ۔ (حجرات)

یعنی اے ایمان لانے والو! تم ظن اور شک والی باتوں سے بچا کرو کیونکہ بسا اوقات ایسی باتیں گناہ کا موجب ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے ... اس کو معمولی مرض نہ سمجھو بدظنی سے نا امیدی، نا امیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے"
(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء)

(قیادت تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ البقرہ کی سترہ آیات یاد کرنیوالی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

اس وقت تک ایک سو باون لجنات اور صرف چھیاسی ناصرات کی طرف سے چار ہزار تین سو بیاسی عورتوں کے متعلق اور دو ہزار دو سو تیس بچیوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق سورۃ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کر لی ہیں۔ تمام لجنات کے اعداد و شمار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں اور بہت سی ایسی ہیں جن کی یاد کرنے والیوں کی تعداد ان کی ممبرات کی تعداد کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اسی طرح ناصرات میں بھی یاد کرنے کی ابھی بہت گنجائش ہے۔ بعض لجنات نے اپنی ممبرات اور ناصرات کی تعداد نہیں لکھی اس لئے ان کی فیصد کا اندازہ نہیں کیا جا سکا

سو فیصدی یاد کرنے والی لجنہ صرف چار ہیں

چک ۹۹ گ ب ضلع لائل پور بستی جمال والا ضلع ملتان حبیب آباد اور جمال پور ضلع نور بہ شاہ۔

۵۰ فی صدی سے زائد یاد کرنے والی لجنات

جھنگ صدر۔ گوجرہ۔ چک ۳۳۲ ج ب ضلع لائل پور چک جھبرہ گھکھو۔ ال چک ۱۲۱ سرگودہا۔ حویلی مجوکہ۔ چک ۹ پنیار۔ خوشاب۔ چک ۱۴۸ ضلع سرگودہا۔ ملتان دیپالپور۔ اوکاڑہ۔ بدوملہی۔ شیخوپورہ۔ جہلم۔ دوالمیال۔ لاہور۔ جامن ضلع لاہور راولپنڈی۔ ٹیکسلا۔ مظفر گڑھ۔ ایبٹ آباد۔ بھکر۔ ڈیرہ غازیخاں۔ کھرڑی ڈکوٹ۔ لطیف نگر فارم۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ بہار لنگر۔ بہادر پور اور چک گانگ

۴۰ فیصدی سے ۵۰ فیصدی تک یاد کرنیوالی لجنات

ربوہ۔ احمد نگر۔ سماعیلہ۔ چک سکندر۔ چک ۸۳ ضلع سرگودہا۔ لودھراں گوجرانوالہ مانگٹ اونچے وزیر آباد۔ ساہیوال۔ کوٹ کریم بخش۔ ننکانہ صاحب

۳۰ فیصدی سے ۴۰ فیصدی تک یاد کرنیوالی لجنات

چک نمبر ۹۸ گ ب ضلع لائلپور۔ دھیرو کے چک ۳۳ ضلع سرگودہا چک ۹۸ ضلع سرگودہا۔ جوہر آباد۔ کھرمولہ وڑکاں ضلع گوجرانوالہ حافظ آباد۔ سیالکوٹ۔ نوشہرہ ککے زئیاں۔ گوجرخان۔ پشاور۔ نورنگ فارم

مندرجہ بالا لجنات کے علاوہ باقی لجنات کی یاد کرنے والی ممبرات ۳۰ فیصدی سے بھی کم ہے۔ ایک مسلمان کا کم از کم معیار نیکی اکاون فیصدی ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری رہے۔ جن لجنات کی کم تعداد میں عورتوں نے یہ آیات حفظ کی ہیں ان کا فرض ہے کہ اس ماہ خاص طور پر کوشش کر کے اپنا معیار کم از کم پچاس فی صدی تک لے جائیں اور ناصرات میں تو یہ معیار کم از کم پچھتر فیصدی ہونا چاہیئے کیونکہ بچیوں میں حفظ کرنے کی قوت عورتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ بلکہ کوشش کی جائے کہ سو فیصدی ہو۔ نیز لجنات اور ناصرات اطلاع دیتے وقت اپنی ممبرات یا ناصرات کی کل تعداد بھی لکھا کریں۔ امام وقت کی ہدایات پر عمل کرنا ہر احمدی خاتون اور بچی کا فرض ہے۔ اس لئے ہر عورت وقت نکال کر یہ آیات یاد کرے اور اپنے گھر کا جائزہ بھی لے کہ اس کے سب بچوں نے یاد کر لی ہیں یا نہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

...کے فضل سے اب وہ اس قابل ہو چکے ہیں کہ walking stick و کیلیپرز کی مدد سے چل سکیں۔ ڈاکٹر ہدایت احمد خان صاحب کی حالت بھی پہلے سے کافی بہتر ہے ان کا ایک اور اپریشن بھی ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان ہر دو بھائیوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں بہت جلد مکمل صحت سے نوازے۔ (نصرت بیگم صدر لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں[17]

پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سترھویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۵ ہجرت تا ۲۹ ہجرت ۱۳۲۹ھش (۱۵ مئی تا ۲۹ مئی ۱۹۵۰ء) ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم حدیث فقہ عربی بول چال مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ عقائد جماعت احمدیہ۔ صنعت و حرفت کی عملی تربیت پر مشتمل ہے۔

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقع ہے تمام قائدین مجالس سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں شمولیت کے لئے ضرور بھجوائیں۔ اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں۔ جو امسال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو چکے ہوں انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس کے لئے بھجوایا جائے۔ احمدی والدین کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مرکزی تربیتی کلاس بھجوانے کے لئے قائد مقامی سے تعاون فرمادیں۔

قائدین سے گذارش ہے کہ اس کلاس میں شامل ہونیوالے خدام کی قبل از وقت اطلاع مکمل کوائف کے ساتھ ناظم صاحب اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا و شکریہ احباب

والد محترم گیانی واحد حسین صاحب جو کہ بعارضہ (pneumonia) بیمار تھے اور میو ہسپتال میں گذشتہ ایک ماہ سے زیر علاج تھے اب ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق اس بیماری - - - - - - - - - - - - - - - - - - - میں مکمل افاقہ ممکن نہیں اب گھر پر علاج جاری ہے۔ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ مجلس خدام کے لئے خون مہیا کیا۔ اس سلسلہ میں وسیم احمد صاحب خلیل ناظم خدمت خلق کی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ وسیم صاحب اور دو دیگر خدام جنہوں نے خون دیا جزائے خیر دے۔ بے شمار احباب عیادت کے لئے ہسپتال تشریف لائے اور ان گنت احباب نے بذریعہ خطوط مزاج پرسی کی۔ میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے۔ احباب جماعت اپنی دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے والد بزرگوارم کو صحت عطا فرمادے آمین۔

(خاکسار ڈاکٹر حمزہ محی الدین)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے عزیز ثناء اللہ مبارک احمد پسران میر الہی بخش و محمد صادق ساکن شیخپور ضلع گجرات پر مقدمہ قتل ہے۔ ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد افضل ساہی ربوہ)

۲۔ میری خالہ محترمہ والدہ ڈاکٹر فضل حق صاحب وینس آنٹ لنگے ضلع گجرات کچھ عرصہ سے کمر میں چوٹ لگ جانے کے باعث تکلیف میں ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ میرا بھانجا عزیزی محمد انور معدے انتڑیوں کی تکلیف سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد حسین چغتائی مسیح ربوہ)

۴۔ گذشتہ ماہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ڈاکٹر کرشن احمد جو اپنے دوست مکرم ڈاکٹر ہدایت احمد صاحب کے ہمراہ کار کے حادثہ کی زد میں آنے کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے تھے اور ان کی ٹانگوں کی ہڈیاں بھی ٹوٹ گئی تھیں۔ اپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۳۰

منکہ سید محمد یونس ولد سید حسن علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۳/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میری آمد بذریعہ ملازمت ۸۰/- روپیہ ماہوار ہے

۲۔ بذریعہ زرعی اراضی آمد ایک صد روپیہ سالانہ ہے۔

۳۔ میری جائیداد اپنے تین بھائیوں کے ساتھ مشترک غیر منقسم زرعی اراضی واقع رسول پور سونگھڑہ چار ایکڑ قیمتی سولہ ہزار روپیہ کا ۱/۴ حصہ ہے۔ یعنی میرا حصہ ۴۰۰۰/- روپے کا ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات پر جو مزید جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم آمین۔ راقم الحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال قادیان نزیل سورو

العبد: سید محمد یونس عفی اللہ عنہ سورو ضلع بالیسور اڑیسہ ہندوستان۔

گواہ شد: شیخ عمر علی صاحب ۶۸/۳/۱۹

گواہ شد: سید عبد القدیر ۶۸/۳/۱۹

وصیت نمبر ۱۳۷۸۵

منکہ خورشید احمد انور ولد مکرم عبد العظیم صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں میرے پاس صرف ایک دستی گھڑی ہے۔ جس کی موجودہ قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ اس وقت یکصد ساڑھے ستائیس روپیہ ہے۔ میں اپنی موجودہ جائیداد اور آئندہ پیدا ہونے والی جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد: خورشید احمد انور موصی بقلم خود

گواہ شد: چوہدری فیض احمد گجراتی ولد حافظ غلام غوث صاحب مرحوم درویش قادیان بقلم خود ۶۸/۴/۲

گواہ شد: بشیر احمد طاہر ولد رام بدھو ڈوبے مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۳۷۸۶

منکہ سلطان احمد ظفر ولد فضل الرحمٰن قوم احمدی پیشہ کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں میرے پاس ایک عدد دستی گھڑی قیمتی ۸۰/- روپیہ ہے۔ میری تنخواہ بصورت ملازمت اس وقت ستر روپیہ ہے میں اپنی موجودہ آئندہ جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: سلطان احمد ظفر ۶۸/۴/۲

گواہ شد: شبیر احمد ناصر ولد مولوی شیر احمد صاحب بانگوی درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

گواہ شد: فتح محمد گجراتی درویش ولد قطب الدین صاحب ساکن قادیان

وصی ۲۰۰۲۹

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/۳ تا ۱۵/۴

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حسنات دارین سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال)

۴۴۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کوتو	.. — ۴۶
۴۵۔	〃 〃 〃 جہلم	.. — ۱۵
۴۶۔	امۃ الحلیم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب بھٹی کنڈیارو	.. — ۱۵
۴۷۔	سید سعید احمد صاحب سمن آباد لاہور	.. — ۵
۴۸۔	چوہدری عابد علی صاحب بیٹر پرانی انارکلی لاہور	۵۹ — ۲۰
۴۹۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حویلی ضلع ساہیوال	.. — ۱۰۰
۵۰۔	〃 〃 〃 〃 ڈیرہ اسمٰعیل خاں	.. — ۷
۵۱۔	نواز علی صاحب چک ۶۲ ج ب کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور	.. — ۱۰
۵۲۔	محمد حسین صاحب نمبردار چک ۱۷۲ گ ب ضلع لائلپور	.. — ۱۰
۵۳۔	شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے قبولہ ضلع ساہیوال	.. — ۴۰
۵۴۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ چک جھمرہ	.. — ۷
۵۵۔	〃 〃 〃 بیداد پور	.. — ۱۷
۵۶۔	〃 〃 〃 ماڈل ٹاؤن لاہور	.. — ۱۰
۵۷۔	عبد الغفور صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ سرائے ڈوونگ بنوں	.. — ۵۰
۵۸۔	چوہدری عنایت اللہ صاحب بھٹی ملتان	.. — ۵
۵۹۔	ملک محمود احمد صاحب 〃	.. — ۵
۶۰۔	چوہدری منور احمد صاحب 〃	.. — ۵
۶۱۔	نعمت اللہ صاحب کوئٹہ	.. — ۱۰
۶۲۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حیدرآباد	.. — ۱۰
۶۳۔	〃 〃 〃 ڈسکہ	.. — ۵۰
۶۴۔	رضیہ اختر صاحبہ کوٹ کرم بخش ضلع شیخوپورہ	.. — ۱۷
۶۵۔	محمود احمد صاحب باجوہ سپرنٹنڈنٹ جیل لکھپت لاہور	.. — ۳۰
۶۶۔	چوہدری خالد محمود صاحب باجوہ 〃 〃 〃	.. — ۵
۶۷۔	رضیہ اکرام محمود صاحبہ باجوہ 〃 〃 〃	.. — ۵
۶۸۔	ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ لاہور	.. — ۱۰
۶۹۔	مریم صدیقہ صاحبہ 〃 〃	.. — ۴
۷۰۔	بابو محمد عالم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن حال تہران ایران	.. — ۵
۷۱۔	انوار رسول شیخ صاحب کینال پارک لاہور	.. — ۱۰
۷۲۔	طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ کراچی	.. — ۳۰
۷۳۔	ڈاکٹر رشید احمد صاحب کراچی	.. — ۳۰
۷۴۔	کرنل نصیر احمد شاد صاحب راولپنڈی	.. — ۳۰
۷۵۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر	.. — ۱۲۱
۷۶۔	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	.. — ۷
۷۷۔	امۃ الودود صاحبہ 〃	.. — ۱۰
۷۸۔	جمیلہ رحمان صاحبہ 〃	.. — ۱۰
۷۹۔	ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ	.. — ۵
۸۰۔	چوہدری ظفر احمد صاحب چک ۹۸ ج ب سرگودھا	.. — ۵
۸۱۔	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	.. — ۱۰
۸۲۔	مولوی محمد الدین صاحب پنشنر ربوہ	.. — ۵
۸۳۔	والدہ صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب دار الصدر غربی ربوہ	.. — ۴
۸۴۔	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد اسلم صاحب علی پور چٹھہ	.. — ۵

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان اور بھارت میں کشیدگی

ازمیر ۸ رمئی۔ صدر پاکستان جنرل محمد یحیٰ خان نے کہا ہے کہ کشمیر اور فرخا بند جیسے بنیادی تنازعات طے نہ ہونے کے باعث برصغیر کے امن کو سخت خطرہ لاحق ہے۔ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث یہ مسائل حل نہیں کئے جا سکے۔ حالانکہ پاکستان نے اس کے لئے بار بار خلوص دل سے کوشش کی ہے۔

صدر پاکستان کل ازمیر میں پاکستان ترکی اور ایران کے سربراہوں کی کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ کانفرنس کے کل کل دو اجلاس ہوئے اور اس کے ساتھ ہی سربراہوں کی تیسری کانفرنس ختم ہو گئی۔

کانفرنس کے کل کے اجلاس میں برصغیر کی صورت حال پر عموما اور تنازعہ کشمیر اور فرخا بند کے مسائل پر خاص طور پر غور کیا گیا۔

صدر یحیٰ خان کے علاوہ کل کے اجلاس میں شاہ ایران نے عراق اور ایران کے تعلقات کی صورت حال سے کانفرنس کو آگاہ کیا۔

کانفرنس کے آخری اور تیسرے اجلاس میں تینوں سربراہوں نے میثاق استنبول کے تحت پاکستان ترکی اور ایران کے درمیان تعاون بڑھانے پر غور کیا۔

صدر یحیٰ۔ صدر ناصر سے ملاقات کریں گے

لندن ۸ رمئی۔ باخبر ذرائع کے مطابق صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحیٰ خان ازمیر میں میثاق استنبول کے سربراہوں کی کانفرنس کے خاتمہ پر واپس وطن آنے سے پہلے قاہرہ جائیں گے۔ اور وہاں دو گھنٹے قیام کریں گے۔ اپنے اس مختصر سے قیام کے دوران وہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر سے ملاقات کریں گے۔

صدر مملکت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد صدر ناصر سے جنرل یحیٰ خان کی یہ پہلی ملاقات ہو گی۔ توقع ہے کہ دونوں سربراہ اپنی مختصر ملاقات کے دوران مشرق وسطیٰ کے بحران اور دوسرے اہم مسائل پر تبادلۂ خیال کریں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان اسرائیل کے مقابلہ پر عرب ممالک کی جو غیر مشروط اور مثبت حمایت کر رہا ہے متحدہ عرب جمہوریہ میں اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ صدر ناصر نے حال ہی میں صدر یحیٰ خان کے نام ایک مکتوب میں اس بات کا شکریہ ادا کیا تھا کہ وہ عربوں کے موقف کی ٹھوس حمایت کر رہے ہیں اور خاص طور پر اردن کو ہر ممکن امداد دے رہے ہیں۔

اردن کی مسلح افواج کو پاکستان جو تربیتی سہولتیں دے رہا ہے صدر ناصر نے اس پر بھی پاکستان کا شکریہ ادا کیا تھا۔

کمبوڈیا کے پانچویں حصہ پر ویٹ کانگ کا قبضہ

نوم پنہ ۸ رمئی۔ شمالی ویٹ نام کی فوج ویٹ کانگ گوریلوں اور کمبوڈیا کے کمیونسٹ دستوں نے ملک کے پانچویں حصہ پر قبضہ کر لیا ہے اور کئی مقامات سے دارالحکومت نوم پنہ کی طرف ان کی پیش قدمی بدستور جاری ہے۔ نوم پنہ اس وقت ان کے مارٹروں اور توپخانے کی زد میں ہے۔

صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کل تین اور مقامات سے امریکی فوجیں کمبوڈیا میں داخل ہو گئی ہیں۔ سرکاری فوجوں کی مدد کے لئے امریکہ کے بحری بیڑے کو بھی کارروائی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اور اس پر عمل درآمد کے لئے کل امریکہ کی بہت سی جنگی کشتیاں کمبوڈیا کے سمندر میں داخل ہو گئی ہیں۔ ادھر جنوبی ویٹ نام میں ویٹ کانگ اور شمالی ویٹ نام کی فوجوں نے اچانک نقل و حرکت شروع کر دی ہے۔ اور سرکاری فوج پر ان کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔

مسلمان ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس

راولپنڈی ۸ رمئی۔ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی آئندہ کانفرنس اسی سال دسمبر کے پہلے ہفتے میں کراچی میں منعقد ہو گی۔ وزرائے خارجہ کی پہلی کانفرنس جدہ میں ہوئی تھی جس میں اسلامی ممالک کے سیکرٹریٹ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا تھا سیکرٹریٹ کا ایک شعبہ کراچی میں قائم کر دیا گیا ہے جس نے وزرائے خارجہ کی آئندہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔

دشمن کی املاک کی واپسی کے لئے پاکستان سے بھارت کا مطالبہ

نئی دہلی ۸ رمئی۔ بھارت نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ ۱۰۰ فلیچی فرم کی تمام املاک ان کے مالکوں کو واپس کر دے جو اس نے دشمن کی املاک کے طور پر اپنے قبضہ میں لے رکھی ہیں۔

بھارتی وزیر خارجہ نے کل اس سلسلہ میں ایک احتجاجی مکتوب نئی دہلی میں متعین پاکستانی ہائی کمشنر کے حوالے کیا۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کے پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔

اسیطرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مساجد کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوت کی۔ مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی۔ مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اور عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی۔"

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کو اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تقریب شادی

عزیزم آفتاب احمد خان بی۔ اے۔ آنرز (لنڈن) کی تقریب شادی مورخہ ۲ رمئی ۱۹۷۰ء کو انجام پذیر ہوئی۔ جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے مورخہ ۲۴ ر اپریل ۱۹۷۰ء کو مسجد دارالذکر لاہور میں ان کا نکاح ہمراہ ناہید بٹ صاحبہ بی۔ ایس۔ سی۔ (ہوم اکنامکس)، بنت جناب کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف سمن آباد۔ لاہور بعوض مہر ہندرہ ہزار روپے پڑھا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے خاندانوں اور احمدیت کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(اللہ داد خان، ڈبلیو۔ پی۔ ایف۔ ایس۔ ریٹائرڈ)

درخواست دعا

میرے والد صاحب چھ روز سے بیمار ہیں۔ رات کو بے چینی رہ جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(ادریس احمد اختر۔ دارالرحمت غربی۔ رحمت بازار ربوہ)

ایٹم بم کی ایجاد کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی گھبراہٹ اور اس کا علاج

اُس خدا کی طرف رجوع کیا جائے جو مارنا بھی جانتا ہے اور جلانا بھی جانتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایٹم بم کی ایجاد اور اس کے نتیجہ میں پھیلنے والی تباہی اور بربادی نیز دُنیا بھر میں اس کی وجہ سے پائی جانے والی گھبراہٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں ایٹم بم کی ایجاد کی وجہ سے بڑی بڑی حکومتیں پریشان ہیں۔ اور وہ چاہتی ہیں کہ اس کا کوئی توڑ پیدا ہو تا کہ دنیا اس کے تباہ کن نتائج سے محفوظ ہو سکے۔ لیکن دوسری طرف اگر ہم غور کریں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے بھی ہمیشہ ایٹم بم گرا تا رہتا ہے اور ہر سال دنیا میں ساٹھ لاکھ انسان مر جاتے ہیں۔ بلکہ جب کبھی وبائیں پڑتی ہیں تو اس سے بھی زیادہ انسان مر جاتے ہیں۔ اور کروڑ ڈیڑھ کروڑ تک یہ تعداد جا پہنچتی ہے مگر ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے اس فعل سے دنیا میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ خدا تعالےٰ جہاں اپنے ایٹم بم (یعنی طبعی موت) سے لاکھوں کروڑ ہا انسانوں کو مارتا ہے وہاں اتنی ہی تعداد کو پیدا بھی کر دیتا ہے۔ اور اس کے پاس اگر مارنے کی طاقت ہے تو زندہ کرنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود لاکھوں اور کروڑوں انسانوں کے سالانہ مرنے کے لوگوں میں گھبراہٹ کے آثار پیدا نہیں ہوتے وہ جانتے ہیں کہ ہمارا خدا محی بھی ہے اور ممیت بھی ہے۔ وہ مارنا بھی جانتا ہے اور پیدا کرنا بھی جانتا ہے۔ مگر اب ایٹم بم یا اسی قسم کی اور ایجادات کے ذریعہ موت ایسے لوگوں کے قبضہ میں آئی ہے جو صرف مارنا ہی جانتے ہیں جلانا نہیں جانتے۔ اسی لئے لوگ ایسی چیزوں سے گھبرا اٹھتے ہیں۔ ورنہ دنیا میں لوگ یوں بھی تو مرتے رہتے ہیں لیکن کسی کو گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ کسی عزیز رشتہ دار کے مرنے پر اس کے لواحقین دو چار روز تک رو دھو کر چپ ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑا عرصہ گزرتا ہے کہ اسی گھر میں جہاں سے تھوڑا عرصہ پہلا ماتم اور چیخ و پکار کی آوازیں آتی تھیں ڈھول اور باجے بج رہے ہوتے ہیں اور کسی خوشی کی تقریب کا انتظام ہو رہا ہوتا ہے۔ غرض عزیز سے عزیز وجود کے مرنے پر بھی اس کے متعلقین میں جو گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ وہ عارضی ہوتی ہے جو تھوڑے دنوں تک بالکل مفقود ہو جاتی ہے مگر دیکھو ایٹم بم سے دُنیا کتنی گھبرائی ہوئی ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اس کے ساتھ موت تو واقع ہو سکتی ہے مگر پیدائش کا کوئی انتظام نہیں گو اس کے ساتھ پیدائش کا بھی انتظام ہوتا تو اتنی گھبراہٹ کبھی نہ ہو سکتی ...... مگر درحقیقت بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے اندر دو طاقتیں ہیں ایک طاقت مارتی ہے اور دوسری پیدا کرتی ہے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے انسان کو مارنے کی طاقت تو دے دی ہے مگر پیدا کرنے کی طاقت نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا گھبرا اٹھی ہے اور جن ممالک کے پاس ایٹم بم نہیں ہیں وہ ہر وقت سہمے ہوئے اور خوفزدہ رہتے ہیں اور دنیا کے کونے کونے سے آوازیں آتی رہتی ہیں کہ ایٹم بم کو لڑائی میں استعمال نہ کیا جائے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ایٹم بم دُنیا کو توجہ دلاتا ہے کہ انسانوں کے ہاتھ میں آئی ہوئی طاقت کس قدر تباہ کن اور ہلاکت خیز ثابت ہوتی ہے اور انسان اس طاقت کو کس طرح بے موقعہ اور بے محل استعمال کر کے ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے اور پھر اسی پر بس نہیں کرتا بلکہ وہ یہ بھی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کو اور بھی زیادہ مہلک بناؤں تا کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ کر تباہی مچا سکے۔ اور زیادہ سے انسانوں کو تھوڑے سے تھوڑے وقت میں موت کے گھاٹ اتارا جا سکے۔ حالانکہ یہی چیز اگر جائز طریق سے برمحل اور با موقع استعمال کی جائے تو بنی نوع انسان کے لئے حد درجہ مفید ہو سکتی ہے بہرحال اس گھبراہٹ کا علاج صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اس خدا کی طرف رجوع کیا جائے جو مارنا بھی جانتا ہے اور جلانا بھی جانتا ہے اس کے پاس یہ دونوں طاقتیں موجود ہیں۔" (تفسیر کبیر)

ابادان میں دانشوروں اور طلباء سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

بقیہ صفحہ اول

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا علمی ترقی کے لئے عام جدوجہد کے علاوہ اسلام نے جس طریق کی طرف ہماری راہنمائی کی ہے وہ ہے دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کا طریق۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ آڑے وقتوں میں جب کہ علمی تحقیق کے دوران تمام راستے مسدود نظر آنے لگتے ہیں اور عقل اندھی اور بے بس ہو کر رہ جاتی ہے تو علم حقیقی تک رسائی دعا کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے دریافت کنندہ موجد اور عظیم سائنسدان ایسے گذرے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ عقدہ کشائی کی گواہی دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے ایسے سائنسدان ایسے بھی گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو سرے سے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان ہی نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ دعا اور اس کی اہمیت کے قائل ہیں لیکن یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ایسے موجدوں اور سائنسدانوں کو بھی بسا اوقات غیب کے دروازہ کو اس درخواست کے ساتھ کھٹکھٹانا پڑا ہے کہ وہ اپنے غیب کے بعض راز ان پر منکشف کر کے ان کی عقدہ کشائی کرے مشکل وقت میں غیبی مدد کے لئے ان کی یہ تڑپ اور لگن اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والے کی دعا سے بلحاظ مقصد و مدعا چنداں مختلف نہیں ہوتی۔ ایمان رکھنے والا یقین پر قائم ہو کر خدا تعالےٰ سے استمداد کرتا اور اسکی جانب سے اپنی مراد پاتا ہے برخلاف اس کے ایک دہریہ سائنسدان یا موجد نئے حقائق کی تلاش میں سرگرداں ہوتے ہوئے جب ایک مقام پر رک جاتا ہے اور عقل سے اسے کوئی مدد نہیں مل رہی ہوتی تو غیر شعوری طور پر طبعاً اس کے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ غیب سے اس کی گتھی کے سلجھنے کے سامان ہوں تا ظلمت کے دور ہونے سے راستہ پھر روشن ہو جائے۔ اور وہ آگے قدم بڑھا سکے۔ اسکی یہ خواہش اس کے عجز پر دال ہوتے ہوئے ایک حد تک دعا ہی کا رنگ اپنے اندر لئے ہوئے ہوتی ہے۔ خدا جو ارحم الراحمین ہے اس کی مشکل کو بھی آسان کر دیتا ہے۔

پس دعا اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والا بھی مانگتا ہے اور جو ایمان نہیں رکھتا وہ بھی مانگتا ہے گو دونوں کے دعا مانگنے کے طریق مختلف ہوتے ہیں۔ ایمان نہ رکھنے والا لاعلمی میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے اور ایمان رکھنے والا یقین اور اعتماد کے ساتھ اپنے قادر و توانا خدا کو پکار رہا ہوتا ہے الغرض دونوں ہی دعا کر رہے ہوتے ہیں اور دونوں ہی کی دعائیں قبولیت کے شرف سے نوازی جاری ہوتی ہیں لیکن دونوں کے طریق دعا اور ان کی قبولیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اس فرق کو سمجھتے ہوئے آپ صاحبان کو یقین اور اعتماد والی دعا کی اہمیت اس کی تاثیر اور عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت اور رہنمائی آپ کو حاصل ہو اور نت نئے علوم کے دروازے آپ کے لئے کھلتے چلے جائیں اور اق میں ترقی کی نئی نئی راہیں روشن ہوتی چلی جائیں۔ دعا ہی موثر اور مثمر ثمرات ہوتی ہے جو اللہ تعالےٰ اور اس کی قدرتوں کی صحیح معرفت کے زیر اثر پورے عجز اور انکسار کے ساتھ کی جائے (مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ)

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ صاحبہ کل سے بیمار ہیں دست اور پیٹ درد بیمار ہیں اور ساتھ ہی بخار بھی ہو گیا ہے۔ طبیعت میں سخت بے چینی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد نواز موذن کارکن الفضل ربوہ)